اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

عِبَادَةُ اللهِ تَعَالَى

﴿عبادتِ اِلٰہی﴾

١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ

﴿وضو اور اس کی محافظت کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِ

﴿اَذان اور مؤذن کی فضیلت﴾

٣. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

﴿فرض نمازوں کی فضیلت اور محافظت کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

﴿باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَ وَصْلِ الصُّفُوْفِ

﴿پہلی صف میں نماز پڑھنے اور صفیں ملانے کی فضیلت﴾

٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمِهَا

﴿نمازِ جمعہ اور یومِ جمعہ کی فضیلت﴾

٨. فَصْلٌ فِي ذَمِّ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَالتَّأْخِيْرِ فِيْهَا

﴿نماز چھوڑنے اور اس میں سستی کرنے کی مذمت﴾

٩. فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْوِتْرِ

﴿نمازِ وتر کی فضیلت﴾

١٠. فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی نمازوں کی فضیلت﴾

(١) فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

﴿نمازِ تہجد کی فضیلت﴾

(٢) فَضْلُ صَلَاةِ الْإِشْرَاقِ

﴿نمازِ اشراق کی فضیلت﴾

(٣) فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَى

﴿نمازِ چاشت کی فضیلت﴾

www.MinhajBooks.com

(٤) فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

﴿نماز اوّابین کی فضیلت﴾

(٥) فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْوُضُوْءِ

﴿نماز تحیۃ الوضوء کی فضیلت﴾

(٦) فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

﴿نماز تحیۃ المسجد کی فضیلت﴾

(٧) فَضْلُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

﴿نماز تسبیح کی فضیلت﴾

(٨) فَضْلُ صَلَاةِ الاِسْتِخَارَةِ

﴿نماز اِستخارہ کی فضیلت﴾

(٩) فَضْلُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

﴿نمازِ حاجت کی فضیلت﴾

(١٠) فَضْلُ صَلَاةِ التَّوَسُّلِ

﴿نماز توسل کی فضیلت﴾

www.MinhajBooks.com

(١١) فَضْلُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

﴿گھر میں نفلی نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

١١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ دَعْوَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے حضور دعا کرنے کی فضیلت﴾

١٢. فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

١٣. فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا﴾

١٤. فَصْلٌ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے بعد ہاتھوں کا چہرے پر پھیرنا﴾

١٥. فَصْلٌ فِي فَضْلِ بَعْضِ الْأَدْعِيَّةِ الْمَأْثُوْرَةِ

﴿بعض ماثورہ دعائیں اور ان کی فضیلت﴾

١٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَ الْقِيَامِ

﴿روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان﴾

١٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الاِعْتِكَافِ

﴿فضیلتِ اعتکاف کا بیان﴾

١٨. فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

﴿لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان﴾

١٩. فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾

(١) فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ

﴿شوال کے روزوں کی فضیلت﴾

(٢) فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ

﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت﴾

(٣) فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُوْرَاءِ

﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت﴾

(٤) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

﴿یومِ عرفہ کے روزہ کی فضیلت﴾

(٥) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت﴾

(٦) فَضْلُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبِيْضَ

﴿ایام بیض کے روزے رکھنے کی فضیلت﴾

(٧) فَضْلُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

﴿ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت﴾

www.MinhajBooks.com

(٨) فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا

﴿ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنے والے کی فضیلت﴾

٢٠. فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ ﷻ وَنَظَّفَهُ

﴿رضاء الٰہی کیلئے مسجد بنانے اور اسے صاف رکھنے کے اجر کا بیان﴾

٢١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ

﴿نماز کے لئے مسجد میں پیدل جانے کی فضیلت کا بیان﴾

٢٢. فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ وَجَلَسَ فِيْهِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

﴿مسجد میں نیکی اور نماز کی نیت سے بیٹھنے کے اجر کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ

﴿وضو اور اس کی محافظت کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(المائدة، ٥: ٦)

”اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَالْوُضُوْءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ. قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ. ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الوضوء، باب: فضل الوضوء، ١/٦٣، الرقم: ١٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: استحباب إطالة الغرة و التحجيل في الوضوء، ١/٢١٦، الرقم: ٢٤٦۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: إسلام عمرو بن عبسة، ١/٥٧٠، الرقم: ٨٣٢، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ٢/٤٢٥، الرقم: ١٨٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٥٤، الرقم: ٤١٧٨۔

’’حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ (ایک طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتلایئے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی ثواب کی نیت سے وضو کرتا ہے، کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو داڑھی کے اطراف سے اس کے چہرہ کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے سِروں سے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پوروں سے لے کر ٹانگوں تک اس کے گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء اور تعظیم کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وُضُوْئِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيْئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

وفي رواية له: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ: غَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ غَفَرَ اللهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم: ٢٢٣٢١، ٢٢٣٢٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٩٤، الرقم: ٢٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٢، والسيوطي في الدرالمنثور، ٣/٣٢۔

وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أُذُنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوْءٍ. قَالَ: وَاللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْمُنْذِرِيُّ، وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے وضو کرنا شروع کرتا ہے اور اپنی ہتھیلیوں کو دھوتا ہے، پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی ہتھیلیوں کے تمام گناہ ساقط ہوجاتے ہیں اور جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی ڈھل جاتے ہیں اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کے کان اور آنکھ سے نکل جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے محفوظ ہوچکا ہوتا ہے اور اس حالت میں ہوجاتا ہے جس میں اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے۔

’’اور دوسری روایت میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مکمل وضو کیا، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا پھر فرض نماز ادا کی۔ اس کے اس دن کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے پاؤں نے چل کر، ہاتھوں نے پکڑ کر، کانوں نے سن کر یا آنکھوں نے دیکھ کر کیے اور اس کے دل نے برے ارادے کیے۔ راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اتنا کچھ سنا ہے کہ اسے شمار نہیں کرسکتا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، منذری اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا. قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ. فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٨، الرقم: ٢٤٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦، الرقم: ٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ٩٢٨١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٨٧، الرقم: ٦٥٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٨، الرقم: ٧٠٠١۔

اللهِ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَي خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان (جنت البقیع) تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیکم اے مؤمنو! ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے (بعد کے زمانوں میں پیدا ہوں گے)، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے اِن لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے جو سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) ہوں، سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کر سکے گا، صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت جس وقت میرے حوض پر آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ،**

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١١١، الرقم: ٢٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢١، الرقم: ٢٧٥٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٠٥، الرقم: ٣٥٠۔

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے (خاص مقرب) بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ سَأَلَ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٩٣، ٥/٥٤٠، الرقم: ٣٥٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النوم على الطهارة، ٤/ ٣١٠، الرقم: ٥٠٤٢، والنسائي عن معاذ في السنن الكبرى، ٦/ ٢٠١، الرقم: ١٠٦٤١، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ٤٦٩، الرقم: ٨٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٢٥، الرقم: ٧٥٦٨۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، ومالك في الموطأ، ١/٣٤، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٦، الرقم: ٢٢٤٣٢، والدارمي في السنن، ٤/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٨٢، الرقم: ٣٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠١، الرقم: ١٤٤٤۔

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طَهِّرُوْا هَذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيْتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهِ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا، جو شخص رات کو پاک صاف ہوکر (باوضو) سوتا ہے اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے کپڑے میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ لیتا ہے، فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو بخش دے، یہ رات کو پاک صاف (اور باوضو) ہوکر سویا تھا۔“ امام طبرانی نے اس حدیث کو اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۴۴۶، الرقم: ۱۳۶۲۰، وفي المعجم الأوسط، ۴/۳۶۲، الرقم: ۴۴۴۰، ۵/۲۰۴، الرقم: ۵۰۸۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۴۶۰، الرقم: ۳۹۶۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۱۹۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِ

﴿اَذان اور مؤذّن کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ○ (المائدة، ٥: ٥٨)

’’اور جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو بصورتِ اذان) پکارتے ہو تو یہ (لوگ) اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (بالکل) عقل ہی نہیں رکھتے○‘‘

٢. وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ (فصلت، ٤١: ٣٣)

’’اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے: بے شک میں (اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں○‘‘

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ (الجمعة، ٦٢: ٩)

’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کیا (فضیلت) ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر (یہ سعادت) حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِکَ أَوْ بَادِيَتِکَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَمَالِکٌ، وَأَحْمَدُ.

’’عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری مازنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی جن یا انسان یا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الآذان، باب: الاستهام في الآذان، ١/٢٢٢، الرقم: ٥٩٠، و كتاب: الجماعة و الإمامة، باب: فضل التهجير إلى الظهر، ١/٢٣٣، الرقم: ٦٢٤، و كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول، ١/ ٣٢٥، الرقم: ٤٣٧۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الآذان، باب: رفع الصوت بالنداء، ١/ ٢٢١، الرقم: ٥٨٤، و كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الجن وثوابهم، وعقابهم، ٣/ ١٢٠٠، الرقم: ٣١٢٢، و كتاب: التوحيد، باب: قول النبي ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة و زينوا القرآن بأصواتهم، ٦/ ٢٧٤٣، الرقم: ٧١٠٩، والنسائي في السنن، كتاب: الآذان، باب: رفع الصوت بالآذان، ٢/ ١٢، الرقم: ٦٤٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

دوسری مخلوق سنے گی وہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی۔‘‘ اس حدیث کو بخاری، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ مؤذن نے ان کو نماز کے لیے بلایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب مؤذن اٹھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان اور تکبیر کے درمیان جو دعا بھی مانگی جائے مسترد نہیں ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل الآذان وهرب الشيطان عند سماعه، ١/ ٢٩٠، الرقم: ٣٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الآذان والسنة فيها، باب: فضل الآذان وثواب المؤذنين، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٧٢٥، وأحمد بن حنبل عن أنس في المسند، ٣/ ١٦٩، ٢٦٤، الرقم: ١٢٧٥٢، ١٣٨١٥، وعبد الرزاق بإسناده في المصنف، ١/ ٤٨٣، الرقم: ١٨٦٠، ١٨٦٢۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الدعاء بين الآذان والإقامة، ١/ ١٤٤، الرقم: ٥٢١، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٩٥، الرقم: ١١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠، الرقم: ٢٩٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٣، الرقم: ٩٨٩٩، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ١٦٧، ١٦٩، الرقم: ٦٧، ٧١۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اذان دینے والے کے لیے ہر تر اور خشک چیز (اس کے ایمان کی) گواہی دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ امام ابو داود کے ہیں۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بارہ سال تک اذان دے اس کے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے ہر روز ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں اور ہر تکبیر پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدُ الرَّحْمٰنِ فَوْقَ رَأْسِ الْمُؤَذِّنِ

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: رفع الصوت بالآذان، ٢/١٢، الرقم: ٦٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: رفع الصوت بالأذان، ١/١٤٢، الرقم: ٥١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأذان والسنة فيها، باب: فضل الأذان وثواب المؤذنين، ١/٢٤٠، الرقم: ٧٢٤۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأذان والسنة فيها، باب: فضل الأذان وثواب المؤذن، ١/ ٢٤١، الرقم: ٧٢٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣١٢، الرقم: ٨٧٣٣، والدارقطني في السنن، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٣٢٢، الرقم: ٧٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٤٣٣، الرقم: ١٨٨١، وفي شعب الإيمان، ٣/ ١١٩، الرقم: ٣٠٥٩۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٨١، الرقم: ١٩٨٧، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٠٩، الرقم: ٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٢٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَإِنَّهُ لَيُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ أَيْنَ بَلَغَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کے سر پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور اسے اس کی آواز کی پہنچ تک، جہاں تک بھی پہنچ جائے، معاف کر دیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي التَّأْذِيْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَيْهِ بِالسُّيُوْفِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْمُنْذِرِيُّ، وَالْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان کے ثواب کا علم ہوجائے تو وہ اس کی خاطر تلواروں کے ساتھ باہم برسرِ پیکار ہوجائیں۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ وَيُلَبِّي الْمُلَبِّي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان کہنے والے اور تلبیہ (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کہنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو مؤذن اذان اور ملبی (تلبیہ کہنے والے) تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتَّى يُمْسُوْا وَأَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ عَلَيْهِمْ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩/٣، الرقم: ١١٢٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٨/١، الرقم: ٣٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٥/١۔

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤٠/٤، الرقم: ٣٥٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١١١/١، الرقم: ٣٧٣، الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٧/١۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٥/٢٠، الرقم: ٤٩٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١١٣/١، الرقم: ٣٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٨/١۔

بِالْأَذَانِ مَسَاءً إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحُوْا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کی (کسی بستی) میں صبح کی اذان کہی جائے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے اور جب شام کی اذان کہی جائے تو وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

فَصُلٌ فِي فَضُلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ (البقرة، ۲: ۴۳)

’’اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو۔‘‘

۲. وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (النساء، ۴: ۱۶۲)

’’اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے ○‘‘

۳. لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. (المائدة، ۵: ۱۲)

’’اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کرکے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔‘‘

۴. اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ (الأنفال، ۸: ۳-۴)

’’(یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے

خرچ کرتے رہتے ہیںo (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہےo‘‘

۵. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَo (هود، ۱۱: ۱۱٤)

’’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہےo‘‘

٦. وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo (النور، ۲٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۷. وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ. (العنکبوت، ۲۹: ٤٥)

’’اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّکَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الوضوء، باب: وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة، ٤/۱٦٤۱، الرقم: ٤۲٤۳، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: بيان أرکان الإسلام، ۱/٤٥، الرقم: ۱٦۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد (ﷺ) کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ...... مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ...... جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، ۱/ ۲۰۹، الرقم: ۲۳۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۱۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۳۳۲، الرقم: ۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/ ۷۸، الرقم: ۳۷۳، وفي ۲/ ۲۸۰، الرقم: ۳۳۳۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/ ۱۱۰، الرقم: ۲۲۲۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ۱/ ۳۵۳، الرقم: ۴۸۹، والنسائي في السننن الكبرى، ۱/ ۲۴۲، الرقم: ۷۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/ ۵۶، الرقم: ۴۵۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۸۶، الرقم: ۴۳۴۴، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۴۹۹، ال رقم: ۱۸۶۱۔

میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: مانگ (کیا مانگتا ہے؟) میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَارِي فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَوَيْتُ إِلَى بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبِتُّ عِنْدَهُ. فَلَا أَزَالُ أَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتَّى أَمَلَّ أَوْ تَغْلِبَنِي عَيْنِي فَأَنَامَ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا رَبِيْعَةُ، سَلْنِي، فَأُعْطِيَكَ. قُلْتُ: أَنْظِرْنِي حَتَّى أَنْظُرَ وَتَذَكَّرْتُ أَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ أَنْ يُجْنِبَنِي مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قُلْتُ: مَا أَمَرَنِي بِهِ أَحَدٌ، وَلَكِنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ فَانِيَةٌ وَأَنْتَ مِنَ اللهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْتَ بِهِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ. قَالَ: إِنِّي فَاعِلٌ فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ربیعہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں دن کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات آ جاتی تو میں آپ ﷺ کے دروازے کی پناہ لیتا اور وہیں رات گزارتا میں رات کو سنتا کہ آپ ﷺ سبحان اللہ اور سبحان ربی کا اس قدر ورد کرتے کہ میں تھک جاتا، یا مجھ پر نیند غالب آ جاتی اور میں سو جاتا۔ ایک دن آپ ﷺ مجھے فرمانے لگے: اے ربیعہ! مانگو جو مانگنا ہے میں تمہیں دوں گا: میں نے عرض کیا: مجھے مہلت دیں، میں ذرا سوچ لوں مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فانی ہے اور ختم ہو جانے والی ہے، لہٰذا میں نے عرض کیا: میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے آزاد کر دے اور جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمانے لگے: یہ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٥٠٠، الرقم: ١٦١٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٥٧، الرقم: ٤٥٧٦، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/ ٣٥٣، الرقم: ٥٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٢٤٩۔

تجھے کس نے مشورہ دیا، میں نے عرض کیا: مجھے مشورہ تو کسی نے نہیں دیا، لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا فانی ہے، ختم ہونے والی ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ مقام ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: میں دعا ضرور کروں گا۔ (لیکن) کثرت سجود کے ذریعے اس معاملے میں میری مدد کر۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَکَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْکَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تیرا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد ہے۔

٦. عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا

٥: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٣٠، ٤/ ٦٤٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، کتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ٢/ ١٣٧٦، الرقم: ٤١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٨، الرقم: ٨٦٨١، وابن حبان عن أبي هريرة رضي الله عنه في الصحيح، ٢/ ١١٩، الرقم: ٣٩٣۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الطهارة وسننها، باب: المحافظة على الوضوء، ١/ ١٠١، الرقم: ٢٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٨٦، والدارمي في السنن، ١/ ١٧٤، الرقم: ٦٥٥، والبزار في المسند، ٦/ ٣٥٨، الرقم: ٢٣٦٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٣١١، الرقم: ١٠٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ١١٦، الرقم: ٧٠١٩۔

وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کرسکتے اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک برائی مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے تو تم کثرت سے سجدہ کیا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ سردی کے موسم میں

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في كثرة السجود، ۱/ ۴۵۷، الرقم: ۱۴۲۴، والبزار في المسند، ۷/ ۱۵۰، الرقم: ۲۷۰۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۵۲، الرقم: ۵۶۲۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۷۹، الرقم: ۲۱۵۹۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۵۱، الرقم: ۵۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۴۸۔

باہر تشریف لائے۔ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑا تو اس کے پتے گرنا شروع ہوگئے اور فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے جب نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ حَالٍ يَكُوْنُ عَلَيْهَا الْعَبْدُ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا مُعَفِّرًا وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے بندے کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ سجدہ ریز ہو کر اپنے چہرے کو خاک آلود کر رہا ہو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر رضي الله عنه: لولا ثلاث لأحببت أن أكون قد لقيت الله: لولا أن أضع جبهتي لله، أو أجلس في مجالس ينتقى فيها طيب الكلام كما ينقى جيد التمر، أو أن أسير في سبيل الله عزّ وجلّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں خدا سے ملاقات (یعنی موت) کو زیادہ پسند کرتا۔ اللہ کے سامنے سر ٹیکنے کا مزہ، ایسی مجالس میں شرکت کا مزہ جن میں اس طرح اچھا کلام منتخب کیا جاتا ہے جس طرح عمدہ کھجوروں کو چن لیا جاتا ہے اور اللہ کے راستے میں چلنے کا مزہ۔''

٢. كان علي بن أبي طالب رضي الله عنه يصلي ليله ولا يهجع إلا يسيرا، ويقبض

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٥٨، الرقم: ٦٠٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٣، الرقم: ٥٦٦

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١، وأحمد بن حنبل في الزهد: ١١٧۔

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

على لحيته، ويتململ تململ السليم، ويبكي بكاء الحزين حتى يصبح.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رات بھر نماز ادا فرماتے۔ بہت تھوڑا سا ستاتے، اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے اور مریض کی طرح لوٹتے اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔“

٣. كان عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہ إذا قام في الصلاة كأنه عمود من الخشوع، وكان يسجد ويطيل السجود حتى تنزل العصافير على ظهره لا تحسبه إلا جدار حائط، وكان يحيي الدهر كله ليلة قائماً حتى يصبح، وليلة يحييها راكعاً، حتى يصبح وليلة يحييها ساجداً، حتى يصبح وكان يسمى حمامة المسجد.

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ستون کھڑا ہے۔ سجدہ کرتے اور طویل سجدہ کرتے حتیٰ کہ چڑیاں دیوار سمجھ کر آپ کی پشت پر بیٹھ جاتیں۔ آپ ہمیشہ شب بیداری فرماتے کسی رات کو صبح تک قیام میں کسی کو رکوع میں اور کسی کو سجدہ میں بسر کرتے اور آپ کو مسجد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔“

٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا كَانَ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالإِيْمَانِ عِنْدَكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما صحابی رسول ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کون سا عمل کفر و ایمان میں فرق کرنے والے تھے۔ آپ نے فرمایا: نماز۔“

٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانَا

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤١۔

٤: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٧٧، الرقم: ٨٩٣، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٢٩، الرقم: ١٥٣٨۔

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٨٠، الرقم: ٣٢١٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٢٩٤، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/٣٣٠، الرقم: ٢٠٦٨٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يُعَلِّمَانِ النَّاسَ: تَعبُدُ اللهَ، وَلَا تُشرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ لِمَوَاقِيتِهَا، فَإِنَّ فِي تَفرِيطِهَا الْهَلَكَةَ.

''محمد بن سیرین رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضي الله عنهما لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اور نماز جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے، اس کے اوقات میں ادا کرو، اور بے شک اسے چھوڑنے میں ہلاکت ہے۔''

٦. **عَنِ الضَّحَّاکِ رَحِمَهُ الله فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ [المنافقون، ٦٣:٩] قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.**

''حضرت ضحاک رَحِمَهُ الله اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اورتمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کر دیں﴾ میں بیان کرتے ہیں کہ ذکر اللہ سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔''

٧. **قال أبو يزيد رَحِمَهُ الله: اطَّلَعَ اللهُ على قلوبِ أوليائِه، فمِنهُم من لم يكنْ يصلُحُ لِحَمْلِ المعرفة صِرفًا، فَشَغَلَهم بالعبادة.**

''حضرت ابو یزید بسطامی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اولیاء کے دلوں پر مطلع ہوتا ہے پس ان میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو معرفت الٰہی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے، ایسے دلوں کو عبادت میں مشغول کر دیتا ہے۔''

٦: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٨/ ١١٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ١٢٧، الرقم: ٤٦۔

٧: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٧١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

﴿فرض نمازوں کی فضیلت اور محافظت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. (البقرة، ٢: ١١٠)

’’اور نماز قائم (کیا) کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو۔‘‘

٢. حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○

(البقرة، ٢: ٢٣٨)

’’سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو○‘‘

٣. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○

(النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر (اے مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پا لو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے○‘‘

٤. وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○ (الأنعام، ٦: ٧٢)

’’اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ تم نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی اللہ ہے جس کی طرف تم (سب) جمع کیے جاؤ گے○‘‘

٥. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ

السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَo (هود، ۱۱: ۱۱۴)

’’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہےo‘‘

۶. اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًاo (بني إسرائيل، ۱۷: ۷۸)

’’آپ سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نماز قائم فرمایا کریں اور نمازِ فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کر لیں)، بے شک نمازِ فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے)o‘‘

۷. وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ط لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُکَ ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰیo (طه، ۲۰: ۱۳۲)

’’اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہی ہےo‘‘

۸. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (الحج، ۲۲: ۷۷)

’’اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکوo‘‘

۹. وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَo اُولٰٓـئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَo (المؤمنون، ۲۳: ۹۔۱۱)

’’اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیںo یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیںo یہ لوگ جنت کے سب سے اعلیٰ باغات (جہاں تمام نعمتوں، راحتوں اور قربِ الٰہی کی لذتوں کی کثرت ہوگی ان) کی وراثت (بھی) پائیں گے، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گےo‘‘

۱۰. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(النور، ٢٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۱۱. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ.

(العنكبوت، ٢٩: ٤٥)

’’اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔‘‘

۱۲. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ○ اُولٰٓئِکَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ○

(المعارج، ٧٠: ٣٤، ٣٥)

’’اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیںo یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزّز و مکرّم ہوں گےo‘‘

۱۳. فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا.

(المزمل، ٧٣: ٢٠)

’’سو جتنا آسانی سے ہو سکے اُتنا (ہی) پڑھ لیا کرو، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَی النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَی عَمَلٍ إِذَا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢/ ٥٠٦، الرقم: ١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/ ٤٤، الرقم: ١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٤٢، الرقم: ٨٤٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٨٣، الرقم: ٧٠٢٩۔

عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيْدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسا عمل بتلائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز کی پابندی کر، زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔ وہ عرض کرنے لگا: مجھے اس ہستی کی قسم ہے جو میری جان کی مالک ہے! میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ: ذَلِکَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: فَذَلِکَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سوچو تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: الصلوات الخمس كفارة، ١/ ١٩٧، الرقم: ٥٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، ١/ ٤٦٢، الرقم: ٦٦٧، والترمذي في السنن، كتاب: الأمثال، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥/ ١٥١، الرقم: ٢٨٦٨.

ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ. فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ جو فرشتے رات تمہارے پاس ٹھہرے تھے، اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں (اپنے بندوں کو) خوب جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے (رات کو) روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس (صبح) پہنچے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: مواقيت الصلوة، باب: فضل صلاة العصر، ١/٢٠٣، الرقم: ٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ١/٤٣٩، الرقم: ٦٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٨، الرقم: ١٧٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٧، الرقم: ٧٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٥٠، الرقم: ٢٨٣٦۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/ ٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: تحت كل شعرة جنابة، ١/ ١٩٦، الرقم: ٥٩٨۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے، جب تک انسان گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا، اچھی طرح وضو کیا، پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، بیہقی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: فضل الوضوء والصلاة عقبه، ١/ ٢٠٦، الرقم: ٢٢٨، والبزار في المسند، ٢/ ٦٨، الرقم: ٤١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٧، وفي السنن الصغرى، ١/ ٤٩٥، الرقم: ٨٧٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٤٩، الرقم: ٥٧، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٣٦٣، الرقم: ١٣١٢۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في من لم يوتر، ٢/ ٦٢، الرقم: ١٤٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٥، الرقم: ٢٢٧٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٣، الرقم: ١٧٣٢، والدارمي في السنن، ١/ ٤٤٦، الرقم: ١٥٧٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص انہیں ادا کرے اور حقیر سمجھ کر ان میں سے کسی کو ضائع نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں ادا نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ نہیں ہے، چاہے گا تو اسے عذاب سے دوچار کرے گا اور چاہے تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ –– ثَلَاثَ مَرَّاتٍ –– ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) تین دفعہ فرمانے کے بعد چہرہ اقدس کے بل جا گرے (یعنی سجدہ ریز ہوگئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص منہ کے بل گر کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے

۷: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ۵/۸، الرقم: ۲۴۳۸، وفي السنن الكبرى، ۲/۵، الرقم: ۲۲۱۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۹۹، الرقم: ۱۱۰۳، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۷۰۔

جائیں گے اور اسے کہا جائے گا با سلامت داخل ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُثْمَانَ، أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ [هود، ۱۱: ۱۱٤]. **رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.**

’’حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے اس قدر ہلایا کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر کہنے لگے: اے ابو عثمان! تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے کہا: آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ کہنے لگے: میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا، یہاں تک کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: ایک مسلمان جب اچھی طرح وضو کرے اور پانچ نمازیں ادا کرے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح و شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو، کچھ شک نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٧، الرقم: ٢٣٧٥٨، والدارمي في السنن، ١/١٩٧، الرقم: ٧١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٧، الرقم: ٦١٥١، والبزار في المسند، ٦/٤٧٧، الرقم: ٢٥٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٤٥، الرقم: ٥٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٩٧۔

کرنے والے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا نَجَاةً وَلَا بُرْهَانًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا، یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور، برھان اور آگ سے نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کا خیال نہ کیا، اس کے لئے نہ کوئی نور ہوگا، نہ نجات اور نہ ہی برہان، بلکہ وہ بروز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد بن حنبل نے اسناد صحیح کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ رضي الله عنه يُعْجِبُهُ أَنْ يَقْعُدَ حَيْثُ تُعْرَضُ الْمَصَاحِفُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ، فَقَالَ: أَيُّ دَرَجَاتِ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهُ.

’’حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھنا پسند فرماتے تھے، جہاں مصاحف کھلے ہوئے ہوتے، پس آپ کے پاس بنو ثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہا: اسلام کے درجوں

۹: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب: الرقاق، باب: في المحافظة على الصلاة، ۲/۳۹۰، الرقم: ۲۷۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۴/۳۲۹، الرقم: ۱۴۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۶۹، الرقم: ۶۵۷۶، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۸۷، الرقم: ۲۵۴، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۳۹، الرقم: ۳۵۳۔

۱: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲/۸۹۸، الرقم: ۹۳۵۔

میں سے کون سا درجہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: بروقت نماز کی ادائیگی، جس نے نماز ترک کی پس اس کا کوئی دین نہیں۔‘‘

٢. قال سعيد بن المسيب رضي الله عنه: ما فاتتني فريضة في جماعة منذ أربعين سنة، وما أذن المؤذن منذ ثلاثين سنة إلا وأنا في المسجد وصلى رضي الله عنه الصبح بوضوء العشاء خمسين سنة.

’’حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چالیس سال سے میرا کوئی فرض باجماعت فوت نہیں ہوا اور تیس سال سے موذن جب بھی اذان دیتا ہے تو میں مسجد میں ہوتا ہوں۔ آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی۔‘‘

٣. قال عبد الله بن أحمد بن حنبل رَحِمَهُ الله: كان أبي يصلي في كل يوم وليلة ثلاثمائة ركعة فلما مرض من تلك الأسواط أضعفته، فكان يصلي في كل يوم وليلة مائة وخمسين ركعة، وكان قرب الثمانين.

’’(امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ اللہ کے صاحبزادے) حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل) ایک دن میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے اور جب انہیں ظلم وتعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہو گیا تو ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت وہ اسی برس کی عمر کے قریب تھے۔‘‘

٤. قال بِشْر رَحِمَهُ الله: لا تجدُ حلاوةَ العبادةِ، حتى تجعلَ بينك وبين الشهواتِ حائطاً من حديد.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: تو اس وقت تک عبادت کی حلاوت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ تو

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٧۔

٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٨١، والذهبي في سير أعلام البنلاء، ١١/٢١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٣٠٠۔

٤: أخرجه السُّلمى في طبقات الصّوفية: ٤٣۔

اپنے اور اپنی شہوات کے درمیان لوہے کی مضبوط دیوار قائم نہیں کر لیتا۔‘‘

٥. سئل إسماعيل بن نجيد رَحِمَهُ اللهُ: ما الذي لا بد للعبد منه؟. فقال: ملازمة العبودية على السُّنة، ودوام المراقبة.

’’حضرت اسماعیل بن نجید رَحِمَهُ اللہ سے پوچھا گیا: کون سی چیز ہے جو ایک بندے کے لئے بجا لانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: سنت کے مطابق عبادت کا اہتمام کرنا اور مراقبہ میں ہمیشگی اختیار کرنا۔‘‘

٦. قال أبو عبد الله رَحِمَهُ اللهُ: الخشوع في الصلاة علامة فلاح المصلي.

’’حضرت ابوعبد اللہ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: نماز میں خشوع وخضوع نمازی کی کامیابی کی علامت ہے۔‘‘

٧. قال أبو مسلم الخولاني رَحِمَهُ اللهُ: من شد رجليه في الصلاة ثبت الله رجليه على الصراط.

’’حضرت ابو مسلم خولانی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے دونوں پاؤں نماز میں باندھ لئے (یعنی نماز میں استقامت اور خشوع اختیار کیا) اللہ تعالیٰ پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھے گا۔‘‘

٨. قال سفيان بن عيينة رحمه الله: ائتوا الصلاة قبل النداء ولا تكونوا كالعبد السوء لا يأتي للصلاة حتى يدعى إليها.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: نماز کے لئے اذان ہونے سے پہلے آؤ اور برے غلام کی طرح نہ ہونا کہ جب تک بلایا نہ جائے نماز کے لیے نہیں آتا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٥٥۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٩٨

٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٦۔

٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٧۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

﴿باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ (البقرة، ٢: ٤٣)

”اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو○“

٢. وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ. (النساء، ٤: ١٠٢)

”اور (اے محبوب!) جب آپ ان (مجاہدوں) میں (تشریف فرما) ہوں تو ان کے لیے نماز (کی جماعت) قائم کریں پس ان میں سے ایک جماعت کو (پہلے) آپ کے ساتھ (اقتداء) کھڑا ہونا چاہئے اور انہیں اپنے ہتھیار بھی لیے رہنا چاہئیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو (ہٹ کر) تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور (اب) دوسری جماعت کو جنہوں نے (ابھی) نماز نہیں پڑھی آجانا چاہیے پھر وہ آپ کے ساتھ (مقتدی بن کر) نماز پڑھیں۔“

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الحج ٢٢: ٧٧)

”اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پاسکو○“

٤. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (النور، ٢٤: ٥٦)

”اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o“

۵. وَالصّٰفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاo (الصافات، ۳۷: ۱۔۳)

”قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کیo پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والی یا برائیوں پر سختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کیo پھر ذکرِ الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کیo“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: با جماعت نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور دوسری روایت میں ”پچیس درجے فضیلت“ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔“

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الجماعة، ۱/ ۲۳۱، الرقم: ۶۱۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، ۱/ ۴۵۰، الرقم: ۶۵۰، والنسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل الجماعة، ۲/ ۱۰۳، الرقم: ۸۳۷، ومالك في الموطأ، كتاب: صلاة الجماعة، باب: فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ، ۱/ ۱۲۹، الرقم: ۲۸۸۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الجماعة، ۱/ ۲۳۲، الرقم: ۶۲۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، ۱/ ۴۵۹، الرقم: ۶۴۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، ۱/ ۱۵۳ الرقم: ۵۵۹۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز کا ثواب اس کی اپنے گھر یا بازار میں (تنہا) پڑھی ہوئی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو (با جماعت) نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، سَمِعْتُ رَسُوْلَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل العشاء في جماعة، ١/٢٠٦، الرقم: ٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٢، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤١، الرقم: ٢١٣١٠، والدارمي في السنن، ١/٣٢٦، الرقم: ١٢٧٣.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاة العشاء والصبح جماعة، ١/ ١٣٢، الرقم: ٦٥٦، ومالك في الموطأ، كتاب: صلاة الجماعة، باب: ما جاء في العتمة والصبح، ١/ ٤٥٤، الرقم: ٢٩٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٥٢٥، الرقم: ٢٠٠٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٤٠٨، الرقم: ٢٠٦٠.

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَمَالِكٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’عبد الرحمن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ﷛ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے تمام رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھتے ہوئے رات گزاری)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، مالک اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷛ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ نے فرمایا: جس شخص کو کل حالتِ اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنن

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: صلاة الجماعة لك سنن الهدى، ۱/ ۴۵۳، الرقم: ۶۵۴، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: المحافظة على الصلوات حيث ينادي بهن، ۲/ ۱۰۸، الرقم: ۸۴۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في التشديد في ترك الجماعة، ۱/ ۱۵۰، الرقم: ۵۵۰۔

ہدیٰ یعنی سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ تارک جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی (ﷺ) کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے، (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت کو چھوڑنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو۔ اور (جماعت کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے لگا لیں کہ) ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوْفًا.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو نجاتیں لکھی گئیں: ایک نجات جہنم سے اور دوسری منافقت سے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔

٧. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ:

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل التكبيرة الأولى، ٢/ ٧، الرقم: ٢٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٥٢٨، الرقم: ٢٠١٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/ ٢٨٥، الرقم: ٤٦٦ـ

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في فضل صلاة الجماعة، ١/ ١٥١، —

أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور (مسجد میں) آؤ اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم اس میں مقابلہ بازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ نماز، اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی تعداد زیادہ ہو، اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدٍ جَمَاعَةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُوْلَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللهُ

الرقم: ٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٠، الرقم: ٢١٢٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٥، الرقم: ٢٠٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦١، الرقم: ٤٧٤٤.

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: صلاة العشاء والفجر في جماعة، ١/٢٦١، الرقم: ٧٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٦٢، الرقم: ٢٨٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٦٠، ١٦٤، الرقم: ٥٩٤، ٦٠٦.

لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص مسجد میں جماعت سے چالیس روز تک نماز پڑھے کہ اس کی عشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمِيْعِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نماز باجماعت کو بہت زیادہ پسند فرماتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْأَبْرَارِ وَكُتِبَ فِي وَفْدِ الرَّحْمٰنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے، پھر مسجد میں پہنچ کر نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز فجر تک بیٹھا رہے، اس کی اس دن کی نماز ابرار (نیک لوگوں) کی نماز شمار ہوتی ہے اور اسے رحمٰن کے وفد میں شمار کیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠، الرقم: ٥١١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩، الرقم: ٥٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٢٦، الرقم: ٨٣٩١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٦٠، الرقم: ٥٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٩۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٨٥، الرقم: ٧٧٦٦، وفي مسند الشاميين، ١/٣٠٠، الرقم: ٥٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٦٤، الرقم: ٦٩٧۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَوَصْلِ الصُّفُوْفِ

﴿پہلی صف میں نماز پڑھنے اور صفیں ملانے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا. (الكهف، ١٨: ٤٨)

”اور (سب لوگ) آپ کے رب کے حضور قطار در قطار پیش کیے جائیں گے۔“

٢. وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ ذِکْرًا ○ (الصافات، ٣٧: ١-٣)

”قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کی ○ پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والی یا برائیوں پرسختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کی ○ پھر ذکرِ الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کی ○“

٣. وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○ (الصافات، ٣٧: ١٦٥، ١٦٦)

”اور یقیناً ہم تو خود صف بستہ رہنے والے ہیں ○ اور یقیناً ہم تو خود (اللہ کی) تسبیح کرنے والے ہیں ○“

٤. اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ (الصف، ٦١: ٤)

”بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں (یوں) صف بستہ ہوکر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں ○“

٥. يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا. (النبا، ٧٨: ٣٨)

”جس دن جبرائیل (روح الامین) اور (تمام) فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔“

٦. وَّجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا ○ (الفجر، ٨٩: ٢٢)

”اور آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار (اس کے حضور) حاضر ہوں گے ○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور کم ترین آخری اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور کم ترین صف پہلی ہے (یعنی مردوں کے لیے زیادہ ثواب پہلی صف میں جبکہ عورتوں کے لیے آخری صف میں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِکَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشک وشبہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول، ١/ ٣٢٦، الرقم: ٤٤٠، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصف الأول، ١/ ٤٣٥، الرقم: ٢٢٤، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: ذكر خير الصنوف النساء وشر صفوف الرجال، ٢/ ٩٣، الرقم: ٨٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: صف النساء وكراهية التأخير عن الصف الأول، ١/ ١٨١، الرقم: ٦٧٨.

٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الآذان، باب: رفع الصوت بالآذان، ٢/ ١٣، الرقم: ٦٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: فضل الصف المقدم، ١/ ٣١٨، الرقم: ٩٩٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٤٥، ٥١، الرقم: ٢٤٣١، ٢٤٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٣٣٢، الرقم: ٣٨٠٣.

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

۳. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَـلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ مغفرت کی دعا فرماتے اور دوسری کے لیے دو مرتبہ۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ ﷻ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صف کو ملاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو صف توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ

۳: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصف الأول، ١/ ٤٣٥، الرقم: ٢٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: فضل الصف المقدم، ١/ ٣١٨، الرقم: ٩٩٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٥١، الرقم: ٢٤٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٦، والدارمي في السنن، ١/ ٣٢٤، الرقم: ١٢٦٥.

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: من وصل صفا، ٢/٩٣، الرقم: ٨١٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٠١، الرقم: ٤٩٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٧، الرقم: ٥٧٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٣، الرقم: ٧٧٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٣، الرقم: ١٥٤٩.

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: كيف يقوم الإمام الصفوف، ٢/٨٩، —

مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا، وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ. وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلتے ہمارے کندھے یا (کہا) ہمارے سینے سیدھے کرتے اور فرماتے: تم آگے پیچھے نہ ہوا کرو، تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوں پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان لوگوں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو شخص صف کا خلا پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

.... الرقم: ٨١١، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧٦٦، الرقم: ٢١١٥.

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إقامة الصفوف، ١/٣١٨، الرقم: ٩٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٩، الرقم: ٢٤٦٣١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٣، الرقم: ١٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٧، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٤، الرقم: ٧٧٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٠١، الرقم: ٤٩٦٨.

٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: دوسری صف کے لئے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: دوسری صف کے لئے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: دوسری صف کے لیے بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسری صف کے لئے بھی (یعنی پہلی صف کے لیے نزولِ رحمت کئی گنا زیادہ ہوتا ہے)۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٢، الرقم: ٢٢٣١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٨٧، الرقم: ٧٠٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِهَا

﴿نمازِ جمعہ اور یومِ جمعہ کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(الجمعة، ٦٢: ٩، ١٠)

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو ○ پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الدهن للجمعة، ١/ ٣٠١، الرقم: ٨٤٣، وابن ماجه عن أبي ذر في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ١/ ٣٤٩، الرقم: ١٠٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٣٨، الرقم: ٢٣٧٦١۔

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور حسبِ استطاعت طہارت کرے، تیل لگائے اور خوشبو لگائے پھر اپنے گھر سے نمازِ جمعہ کے لیے نکلے اور (صفوں کے درمیان پرسکون بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو بندہ مسلمان اسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الساعة التي في يوم الجمعة، ١/٣١٦، الرقم: ٨٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٣، الرقم: ٨٥٢، والترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ٢/٣٦٢، الرقم: ٤٩١۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٤، الرقم: ٨٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإجابة أية ساعة هي في يوم الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٤٩۔

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بردہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے ساعت جمعہ کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سنی ہے؟ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں! میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ساعت امام کے (خطبہ کے لیے) بیٹھنے سے لے کر نماز پڑھی جانے تک ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا، اور ایک رمضان کے روزوں کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے، جب تک گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/ ٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه عن أبي أيوب الأنصاري في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: تحت كل شعرة جنابة، ١/ ١٩٦، الرقم: ٥٩٨۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل من استمع وأنصت في الخطبة، ٢/٥٨٨، الرقم: ٨٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٥٠۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا، اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور فرمایا: جس شخص نے کنکریاں چھوئیں (یعنی توجہ سے خطبہ نہ سنا بلکہ کنکریوں سے کھیلتا رہا) اس نے لغو کام کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس بہترین دن میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، جس دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے جس دن میں حضرت آدم علیہ السلام جنت میں داخل کیے گئے اور جس دن وہ جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَرُفِعَتِ الأَقْلَامُ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَانًا؟ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَرِيْضًا

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل يوم الجمعة، ٢/٥٨٥، الرقم: ٨٥٤، والترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في فضل يوم الجمعة، ٢/٣٥٩، الرقم: ٣٨٨، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر فضل يوم الجمعة، ٣/٨٩، الرقم: ١٣٧٣۔

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التبكير على الجمعة، ٣/٩٧، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٠، الرقم: ٢٢٢٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٨٧، الرقم: ٨١٠٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٤، الرقم: ١٧٧١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢٦، الرقم: ٥٦٥٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ عَائِلاً فَأَغْنِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیج دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں کی آمد لکھتے رہتے ہیں۔ جب امام آ جاتا ہے تو قلم روک لیے جاتے ہیں اور رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں: فلاں آدمی کو (جمعہ میں آنے سے) کسی چیز نے روکا ہے۔ پھر کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہے تو اسے ہدایت دے، اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا دے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے دولت مند بنا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

٨. عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دِنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی اور عید الفطر کے دن سے بھی عظیم ہے۔ اس کی پانچ خوبیاں ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٤، الرقم: ١٠٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٥٥٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٣٣، الرقم: ٤٥١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٧٧، الرقم: ٥٥١٦۔

کیا۔ اسی میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا اسی میں آدم علیہ السلام کو فوت کیا، اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو اور اسی میں قیامت برپا ہوگی، ہر مقرب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن خطرہ محسوس کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند حسن کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصلٌ فِي ذَمِّ تَرکِ الصَّلَاةِ وَالتَّأخِیرِ فِیهَا

﴿نماز چھوڑنے اور اس میں سستی کرنے کی مذمت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر (اے مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پا لو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے ○‘‘

٢. اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (النساء، ٤: ١٤٢)

’’بے شک منافق (بزعمِ خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (اپنے ہی) دھوکے کی سزا دینے والا ہے، اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد (بھی) نہیں کرتے مگر تھوڑا ○‘‘

٣. وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ○ (التوبة، ٩: ٥٤)

’’اور ان سے ان کے نفقات (یعنی صدقات) کے قبول کیے جانے میں کوئی (اور) چیز انہیں مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے منکر ہیں اور وہ نماز کی ادائیگی کے لیے نہیں آتے مگر کاہلی و بے رغبتی کے ساتھ اور وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ (بھی) نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ناخوش ہوتے ہیں ○‘‘

٤. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ

الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ○ (النور، ۲۴: ۳۷)

’’(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی ○‘‘

۵. وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (الروم، ۳۰: ۳۱)

’’اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ ○‘‘

۶. فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○
(الماعون، ۱۰۷: ۴-۶)

’’پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے ○ جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں) ○ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں) ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل العشاء في جماعة، ۱/۲۰۶، الرقم: ۶۲۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/۲۹۲، الرقم: ۳۳۵۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۴۱، الرقم: ۲۱۳۱۰، والدارمي في السنن، ۱/۳۲۶، الرقم: ۱۲۷۳.

عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْکَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَکَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو نماز کو (مستحب) وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں یا فرمایا: نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: جو آپ ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرو پھر اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو (اُن حاکموں کے فتنہ سے بچنے کے لیے) وہ بھی پڑھ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ اور خلف راوی نے ’’عن وقتھا‘‘ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: كراهية التأخير الصلاة عن وقتها المختار وما يفعله المأموم إذا أخرها الإمام، ١/٤٤٨، الرقم: ٦٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: إذا أخرها الإمام الصلاة عن وقتها، ١/١١٧، الرقم: ٤٣١، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في إذا أخروا الصلاة عن وقتها، ١/٢٩٨، الرقم: ١٢٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٨، الرقم: ٢١٥١٦۔

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في إذا أخروا الصلاة عن وقتها، ١/٢٩٨، الرقم: ١٢٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٣٨٠، الرقم: ٣٧٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٤، الرقم: ٢٢٧٣٣۔

أَشْيَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایک زمانے میں) میری امت کے حکام ایسے لوگ ہوں گے جو دنیاوی امور کی وجہ سے نماز تاخیر سے پڑھا کریں گے۔ تم اپنی نمازوں کو ان کے ساتھ نفل کے طور پر پڑھ لیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِي: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ، فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں مقررہ وقت سے دیر کریں گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھ لو، پھر اپنے کاموں پر جاؤ، اگر تم مسجد میں ہو اور تمہاری موجودگی میں جماعت کھڑی ہو تو شریک ہو جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، ١١٣/٣، الرقم: ٨٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٨٠/٢، الرقم: ٣٧٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٥٤/٢، الرقم: ٧٥٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٨/٥، الرقم: ٢١٥١٦، والبزار في المسند، ٣٧٤/٩، الرقم: ٣٩٥٤۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: بيان إطلاق اسم الكفر على ترك الصلاة، ٨٨/١، الرقم: ٨٢، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء في ترك الصلاة، ١٣/٥، الرقم: ٢٦١٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في رد الإرجاء، ٢١٩/٤، الرقم: ٤٦٧٨۔

الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان اور کفر اور شرک میں نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عزوجل.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور آؤ اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم اس میں مقابلہ بازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ نماز، اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی تعداد زیادہ ہو، اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في فضل صلاة الجماعة، ١/١٥١، الرقم: ٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٠، الرقم: ٢١٢٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٥، الرقم: ٢٠٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣٢، الرقم: ١٨٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦١، الرقم: ٤٧٤٤۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: لَا إِسْلَامَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ.

’’حضرت عمر رضی الله عنہ نے فرمایا: اس شخص کا کوئی اسلام نہیں جو نمازی نہیں۔‘‘

٢. قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: مَنْ تَرَکَ صَلَاةً وَاحِدَةً مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِيءَ مِنَ اللهِ وَبَرِيءَ اللهُ مِنْهُ.

’’حضرت علی رضی الله عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی، تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا، اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا۔‘‘

٣. قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رحمه الله: کُلُّ شَيْءٍ يَذْهَبُ آخِرُهُ فَقَدْ ذَهَبَ جَمِيعُهُ، فَإِذَا ذَهَبَتْ صَلَاةُ الْمَرْءِ ذَهَبَ دِينُهُ.

’’امام احمد رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا آخری حصہ چلا گیا (ضائع ہو گیا) تو وہ ساری کی ساری ضائع ہو گئی، پس جب انسان کی نماز جاتی رہی تو اس کا دین جاتا رہا۔‘‘

٤. قَالَ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْمَرْوَزِيُّ رحمه الله: لَقَدْ شَدَّدَ تَبَارَکَ وَتَعَالَى الْوَعِيدَ فِي تَرْکِهَا، وَوَکَّدَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ بِأَنْ يَخْرُجَ تَارِکُهَا مِنَ الْإِيْمَانِ بِتَرْکِهَا، وَلَمْ تُجْعَلْ فَرِيْضَةٌ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادِ عَلَامَةً بَيْنَ الْکُفْرِ وَالْإِيْمَانِ إِلَّا الصَّلَاةُ.

’’امام ابو عبد اللہ مروزی رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کو ترک کرنے میں سخت وعید دی ہے، اور اسے اپنے نبی مکرم ﷺ کی زبان مبارک پر موکد فرمایا کہ اس کا تارک اسے ترک

١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبرى، ٦/١٥٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٧، الرقم: ٩٣٠، ٩٣١۔

٢: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٨، الرقم: ٩٣٤۔

٣: أخرجه ابن القيم في الصلاة: ٣٩۔

٤: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/١٣٢، ١٣٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

کرنے کی وجہ سے ایمان سے نکل جاتا ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا)، اور بندوں کے اعمال میں سے نماز کے سوا کسی اور فریضہ کو کفر اور ایمان کے درمیان علامت نہیں بنایا۔‘‘

٥. عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ، قَالَ: أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا تَرَى فِي امْرَأَةٍ لَا تُصَلِّي؟ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ.

’’حضرت معقل خثعمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اس وقت آیا جب آپ رحبہ میں تھے، اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کی اس عورت کے بارے میں کیا رائے ہے، جو نماز نہیں پڑھتی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نماز نہیں پڑھتا وہ کفر کرنے والا ہے۔‘‘

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ رحمه الله: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ رحمه الله يَقُولُ: كَانَ رَأْيُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ لَدُنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ عَمْدًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا كَافِرٌ.

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧١، الرقم: ٣٠٤٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٧٢، الرقم: ٤٢، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠، والعدني في الإيمان، ١/١٧١، الرقم: ٦٣۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٤، الرقم: ٢٦٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٢، الرقم: ٣٠٤٤٦، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠۔

٧: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ٤/٢٢٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٩٢٩، الرقم: ٩٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢١٧، الرقم: ٨٣٠۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

”محمد بن نصیر مروزی رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اسحاق رَحِمَہُ اللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اہل علم کی حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے یہ رائے تھی کہ بغیر عذر کے عمداً نماز ترک کرنے والا یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہے، کافر ہے۔“

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْوِتْرِ

﴿نمازِ وتر کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: صلاة الضحى في الحضر، ٣٩٥/١، الرقم: ١١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، ٤٩٩/١، الرقم: ٧٢١، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: الحث على الوتر قبل النوم، ٢٢٩/٣، الرقم: ١٦٧٧۔

٢: أخرجه البخاري في كتاب: التهجد، باب: قيام النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل في رمضان وغيره، ٣٨٥/١، الرقم: ١٠٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الليل، ٥٠٩/١، الرقم: ٧٣٨، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل، ٣٠٢/٢، الرقم: ٤٣٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في صلاة اليل، ٤٠/٢، الرقم: ١٣٤١۔

”حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ بھی (نمازِ تہجد) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے، تم ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے، تم ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں (نمازِ وتر) پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ خَافَ عَلَى أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو رات کے آخری حصے میں قیام نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں قیام کرنے کے متعلق پر امید ہو تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں اور یہ (وقت عبادت کے لیے) افضل ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله، ١/٥٢٠، الرقم: ٧٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٠، الرقم: ١٤٢٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٨٨، الرقم: ٢٢٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥، الرقم: ٤٦١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٩، الرقم: ٨٧١۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء أن الوتر ليس بحتم، ٢/٣١٦، الرقم: ٤٥٣، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: الأمر بالوتر، ـــ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّ اللهَ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے، پس اے اہل قرآن (مسلمانو!) تم بھی وتر پڑھا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علی کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥. عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْوَلِيْدِ الْعَدَوِيُّ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْحَاكِمُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الولید عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نماز ’’وتر‘‘ ہے پس تمہارے لیے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

--------- ٣/٢٢٨، الرقم: ١٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الوتر، ٢/٦١، الرقم: ١٤١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الوتر، ١/٣٧٠، الرقم: ١١٦٩، وعبد الرزاق عن أبي عبيدة في المصنف، ٣/٤، الرقم: ٤٥٧١۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الوتر، ٢/٦١، الرقم: ١٤١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٧٩، الرقم: ٢١٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٤٤٨، الرقم: ١١٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٧٧، الرقم: ٤٢٩١، وفي السنن الصغرى، ١/٤٤٢، الرقم: ٧٧٧۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوِتْرَ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نماز چاشت پڑھے اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھے اور سفر و حضر میں وتر نہ چھوڑے اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام منذری نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اسے امام طبرانی نے ’’**المعجم الکبیر**‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، وفي المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم: ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١١٣۔

٧: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٩، الرقم: ٨٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٣٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ

﴿ نفلی نمازوں کی فضیلت ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ ق عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (الإسراء، ١٧: ٧٩)

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شب خیزی کرتے ہوئے) نماز تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○‘‘

٢. وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ○ (الفرقان، ٢٥: ٦٣)

’’اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○‘‘

٣. تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا.

(السجدة، ٣٢: ١٦)

’’ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔‘‘

٤. وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○ (ق، ٥٠: ٤٠)

’’اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی○‘‘

٥. كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

(الذاريات، ٥١: ١٧-١٨)

''وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے○ اور رات کے پچھلے پہروں میں (اٹھ اٹھ کر) مغفرت طلب کرتے تھے○''

٦. وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ○ (الطور، ٥٢: ٤٩)

''اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور (پچھلی رات بھی) جب ستارے چھپتے ہیں○''

٧. یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ○ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا○ اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا○ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا○ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا○ اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا○ (المزمل، ٧٣: ١-٧)

''اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)○ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)○ آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیں○ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں○ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے○ بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکلتا ہے○ بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں○''

٨. اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ. (المزمل، ٧٣: ٢٠)

''بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)۔''

٩. وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا○ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا○ (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

''اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

﴿نمازِ تہجد کی فضیلت﴾

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَـلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا. فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس درجہ قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا تو آپ ﷺ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: قوله ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك و ما تأخر، ٤/ ١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/ ٢١٧٢، والترمذي عن المغيرة بن شعبة في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/ ٢٦٨، الرقم: ٤١٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التهجد، باب: الدُّعاءِ وَالصَّلَاةِ مِن آخِرِ اللَّيْلِ، ١/ ٣٨٤، الرقم: ١٠٩٤، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدُّعاءُ نصفَ اللَّيْلِ، ٥/ ٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٢، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ [الفتح: ١٥]، ٦/ ٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ١/ ٥٢١، الرقم: ٧٠٥۔

كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَ قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ:

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل صوم المحرم، ٢/٨٢١، الرقم: ١١٦٣، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل صلاة الليل، ٢/٣٠١، الرقم: ٤٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: فضل صلاة الليل، ٣/٢٠٦، الرقم: ١٦١٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٨٠، الرقم: ٦٣٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٩٨، الرقم: ٣٦٣٦.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٢، الرقم: ٧٧٦٦.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَا تَدَعْ قِيَامَ

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: التطوع، باب: الحث على قيام الليل، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ١/٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤١٣، الرقم: ١٣١٠، ١٤٠٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٦١، الرقم: ١١٨٩.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: قيام الليل، ٢/٣٢، الرقم: ١٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٤٩، الرقم: ٢٦١٥٧، والحاكم في المستدرك، —

اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو بیٹھ کر پڑھ لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد بن حنبل اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ: يَا بُنَيَّ، لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام کی ماں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا (بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کرنا)، کیونکہ رات کو زیادہ سونے والا شخص قیامت کے دن فقیر بن کر آئے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ

.... ٤٥٢/١، الرقم: ١١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٣، الرقم: ٤٤٩٨، والطيالسي في المسند، ٢١٤/١، الرقم: ١٥١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١٧٧/٢، الرقم: ١١٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٧٩/١، الرقم: ٨٠٠۔

:٧ أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في قيام الليل، ٤٢٢/١، الرقم: ١٣٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٨٣/٤، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الصغير، ٢١٠/١، الرقم: ٣٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩٧/٣، الرقم: ٤٥٥٢۔

:٨ أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١٦٩/٣، الرقم: ٣٢٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٤٠/١، الرقم: ٩١٢، والحاكم في المستدرك، ٤٣٣/٢، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك في الزهد، ١٠١/١، الرقم: ٣٥٣۔

فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا: جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رات کی نماز دن کی نماز سے اتنی ہی افضل ہے جتنا پردہ میں صدقہ کرنا سرعام صدقہ کرنے سے افضل ہے۔“

اسے امام عبد الرزاق اور طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا خَيَّبَ اللهُ عَبْدًا قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٧، الرقم: ٤٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٠٥، الرقم: ٨٩٩٩، وأيضا ١٠/١٧٩، الرقم: ١٠٣٨٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٣٠، الرقم: ٣٠٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٢٩، الرقم: ٤٣٤٨۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢١٤، الرقم: ١٧٧٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٥، الرقم: ٩٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٥٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٤٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی ناکام نہیں کرتا جو رات کے وقت قیام کرتے ہوئے سورۂ بقرہ اور آل عمران سے آغاز کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَجِبَ رَبُّنَا ﷯ مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِي، انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِي ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ﷯ فَانْهَزَمُوْا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهَرِيْقَ دَمُهُ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي فَيَقُوْلُ اللهُ ﷯ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهَرِيْقَ دَمُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے: ایک وہ شخص جو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر میری رحمت کی تلاش اور خوف عذاب کے باعث نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو گئے اور وہ پسپائی کی ذلت اور ثابت قدمی کے ثواب کو مدنظر رکھ کر تادمِ زیست میری رحمت کی تلاش اور خوف عذاب کے باعث لڑتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو، میری رحمت کی امید سے، میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے خون کا آخری قطرہ بہنے تک لڑتا رہا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤١٦، الرقم: ٣٩٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٩٨، الرقم: ٢٥٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧٩، الرقم: ١٠٣٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٦، الرقم: ٩٣٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٦٨، الرقم: ٦٤٣.

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال مالك بن دينار رَحِمَهُ الله: لم يبق من روح الدنيا إلا ثلاثة: لقاء الإخوان والتهجد بالقرآن وبيت خال يذكر الله فيه.

’’حضرت مالک بن دینار رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا کی راحت سے صرف تین چیزیں باقی ہیں: احباب کی زیارت، قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ تہجد ادا کرنا اور خالی گھر جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔‘‘

٢. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: وضعَ الله تعالی خمسةَ أشياءَ في خمسةِ مواضعَ: العزّ في الطاعّة، والذلّ في المعصيةِ، والهيبة في قيامِ اللّيلِ، والحِكْمَة في البطن الخالي، والغِنی في القناعة.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہوں پر رکھا ہے: عزت کو اطاعت میں، ذلت کو معصیت میں، مصیبت کو قیام اللیل میں، حکمت کو خالی پیٹ میں، اور مالداری کو قناعت میں۔‘‘

٣. قال إبراهيم الخواص رحمه‌الله: دواء القلب خمسة أشياء: قراءة القرآن بالتدبر، وخلاء البطن، وقيام الليل، والتضرع عند السحر، ومجالسة الصالحين.

’’ابراہیم الخواص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دل کی دواء پانچ چیزیں ہیں: غور و تدبر کے ساتھ قرآن حکیم کی تلاوت کرنا، پیٹ کو خالی رکھنا، رات کو (عبادتِ الٰہی کے لیے) قیام کرنا، سحری کے وقت گریہ زاری کرنا، صالحین کی مجلس میں بیٹھنا۔‘‘

٤. قال جعفر بن محمد: بت ليلة مع إبراهيم، فانتبهت، فإذا هو يناجي

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبری: ٥٨۔

٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٨٦۔

٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٨٥۔

إلى الصباح ويقول: برح الخفاء، وفي التلاقي راحة هل يشفي خل بغير خليله؟

”حضرت جعفر بن محمد خلدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم الخواص رَحِمَهُ الله کے پاس رات گزاری میں اچانک جاگا تو سنا کہ وہ رات کو گریہ زاری کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: ناراضگی دور ہوگئی اور محبوب کے وصال میں ہی راحت ہے کیا دوست اپنے دوست کے بغیر شفاء پا سکتا ہے؟“

٥. قال أبو العالية رَحِمَهُ الله: من أعظم الذنوب أن يتعلم الرجل القرآن، ثم ينام عنه ولا يتهجد به.

”حضرت ابو عالیہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: بہت بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ ایک شخص قرآن مجید کا علم حاصل کرے اور پھر سویا رہے اور اس کے ساتھ تہجد نہ پڑھے۔“

٢. فَضْلُ صَلَاةِ الْإِشْرَاقِ

﴿نمازِ اشراق کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا، اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٥۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢/٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٧۔

کامل (ومقبول) حج اورعمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ تامة ’’کامل‘‘ تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتَّى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ وَقَالَ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ عُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی نماز ادا فرماتے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ اُٹھتے جب تک کہ دوسری نماز (اشراق) نہ پڑھ لیتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح (فجر) کی نماز ادا کی، پھر وہ اسی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ (جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہوا اور) وہ دوسری نماز (یعنی نمازِ اشراق) پر قادر ہوا تو اس کا یہ عمل بمنزل ایک مقبول حج اور عمرہ کے ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣. فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَى

﴿نمازِ چاشت کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتوں کی

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٧٥، الرقم: ٥٦٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٥، والشعراني في لواقح الأنوار القدسية: ٦٨۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: صلاة الضحى في الحضر، ١/٣٩٥، الرقم: ١١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: —

وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِيءُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صبح اُٹھتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور اس کا ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد للہ کہہ دینا صدقہ ہے، ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے، ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، کسی کو برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور چاشت کی نماز پڑھ لینا ان تمام اُمور سے کفایت کر جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعات کی پابندی کرتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

.... استحباب صلاة الضحى، ١/٤٩٩، الرقم: ٧٢١۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، ١/٤٩٨، الرقم: ٧٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الضحى، ٢/٢٦، الرقم: ١٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ١٢٥١٣۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ٢/٣٤١، الرقم: ٤٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ١/٤٤٠، الرقم: ١٣٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٣، الرقم: ٩٧١٤۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں پر (رحمت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ٢/٣٣٧، الرقم: ٤٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ١/٤٣٩، الرقم: ١٣٨٠۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما جاء في الصلاة عند الزوال، ٢/٣٤٢، الرقم: ٤٧٨۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: التطوع، باب: صلاة الضحى، ٢/٢٧، الرقم: ١٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩٦، الرقم: ٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤٩، الرقم: ٤٦٨٦۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سہل بن معاذ بن انس الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے سلام پھیرنے سے لے کر چاشت کی دو رکعت پڑھنے تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے، نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الضُّحَی، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُدِيْمُوْنَ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى؟ هَذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوْهُ بِرَحْمَةِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ضحیٰ ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا، ایک آواز دینے والا آواز دے گا: نمازِ ضحیٰ کی پابندی کرنے والو! کہاں ہو؟ یہ تمہارا دروازہ ہے، اس میں اللہ کی رحمت سے داخل ہو جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

﴿نمازِ اَوّابین کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشْرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٩٥، الرقم: ٥٠٦٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٠٦، الرقم: ٧٨٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٦٧، الرقم: ١٠٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٣٩۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل التطوع وست ركعات ـــ

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے، اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢:١٦] قَالَ: كَانُوْا يَتَيَقَّظُوْنَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّوْنَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: قِيَامُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس آیت: ﴿ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور اُمید (کی ملی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں

بعد المغرب، ٢/٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ست ركعات بعد المغرب، ١/٣٦٩، الرقم: ١١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٧، الرقم: ٨٦٢۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، ٢/٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الصلاة بين المغرب والعشاء، ١/٤٣٧، الرقم: ١٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣٦٠، الرقم: ٤٩٤٨۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢١، ١٣٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٩، الرقم: ٤٥٢٤، وفي السنن الصغرى، ١/٤٧٨، الرقم: ٨٤١۔

سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: صحابہ کرام مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے تھے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ حَبِيْبِي رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَقَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى إِلَى الْعِشَاءِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء تک (نوافل) پڑھتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا انْصَرَفَ مِنَ

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٩١، الرقم: ٧٢٤٥، وفي المعجم الصغير، ٢/١٢٧، الرقم: ٩٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٧، الرقم: ٨٦٤.

٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ١/١٥٧، الرقم: ٣٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٧، الرقم: ١١٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٨، الرقم: ٨٦٨.

٦: أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٦٠٩، الرقم: ٦٥٨، والنّووي في الأذكار: ٨٣.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

صَلاةِ الْمَغْرِبِ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْمَا يَدْعُوْ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز مغرب سے فارغ ہوتے تو گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے، پھر اپنی دعا میں یوں فرماتے: اے دلوں کو موڑنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْوُضُوْءِ

﴿نماز تحیۃ الوضوء کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ رضی الله عنه عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے زمانہ اسلام میں کیا ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض کیا: میرے نزدیک تو ایسا امید افزا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ١/٣٨٦، الرقم: ١٠٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل بلال رضی الله عنه، ٤/١٩١٠، الرقم: ٢٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٣، الرقم: ٨٣٨٤ ـ

کوئی عمل نہیں ہے ما سوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے جب بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز (تحیۃ الوضوء) جو قسمت میں لکھی ہے ضرور پڑھتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضور قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، ٢٠٩/١، الرقم: ٢٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٨/١، الرقم: ٣٧٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١١٠/١، الرقم: ٢٢٢۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة، ٢٣٨/١، الرقم: ٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١٧/٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٩/٥، الرقم: ٥٢٤٢، والحاكم في المستدرك، ٢٢٢/١، الرقم: ٤٥١، وعبد بن حميد في المسند، ١١٨/١، الرقم: ٢٨٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦. فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

﴿ نمازِ تحیۃ المسجد کی فضیلت ﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ قَالَ: فَجَلَسْتُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ. قَالَ: فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’صحابی رسول حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ٣٩١/١، الرقم: ١١١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات، ٤٩٥/١، الرقم: ٧١٤۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات، ٤٩٥/١، الرقم: ٧١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٥/٥، الرقم: ٢٢٦٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٦٤/٣، الرقم: ١٨٢٩، وأبو عوانة في المسند، ٣٤٦/١، الرقم: ١٢٤٠۔

رکعت نماز پڑھنے سے تم کو کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. فَضْلُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

﴿نمازِ تسبیح کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا فَقَالَ: يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا. فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ. قَالَ أَبُوْ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: يَبْدَأُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ

١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في صلاة التسبيح، ٢/٣٥٠، الرقم: ٤٨١، وأبو داود في السنن، كتاب: التطوع، باب: صلاة التسبيح، ٢/٢٩، الرقم: ١٢٩٧، و٢/٣٠، الرقم: ١٢٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة التسبيح، ١/٤٤٢، ٤٤٣، الرقم: ١٣٨٦، ١٣٨٧۔

بِسُبُحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَـلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: إِنْ سَهَا فِيهَا يُسَبِّحُ فِي سَجْدَتَي السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا هِيَ ثَـلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ: فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ. قَالَ: صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

’’ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: تکبیر کہہ کر سبحانک اللھم الخ پڑھے، پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا إلہ إلا اللہ واللہ أکبر کہے، پھر أعوذ باللہ پڑھے، بسم اللہ پڑھے، سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیح (مذکورہ بالا) کہے، رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی تسبیحات کہے، یوں چار رکعتیں پڑھے، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوں گی، ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابو وہب فرماتے ہیں: مجھے ابو رزمہ عبد العزیز نے بتایا کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم کہے اور سجدے میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کہے، پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ عبد العزیز فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا، اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس دس مرتبہ تسبیحات کہے، آپ نے فرمایا: نہیں یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گناہ تمام اہلِ زمین سے بھی زیادہ ہوں تب بھی اس (نماز) کے باعث معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا: رات اور دن میں جس وقت بھی پڑھ سکو (پڑھ لو)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨. فَضْلُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

﴿نمازِ استخارہ کی فضیلت﴾

١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللَّهُمَّ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي. قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنا اسی طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اَللَّهُمَّ إِنِّي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ١/٣٩١، الرقم: ١١١٣، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء عند الاستخارة، ٥/٢٣٤٥، الرقم: ٦٠١٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الاستخارة، ٢/٣٤٥، الرقم: ٤٨٠، وقال الترمذي: حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستخارة، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: كيف الاستخارة، ٦/٨٠، الرقم: ٣٢٥٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الاستخارة، ١/٤٤٠، الرقم: ١٣٨٣۔

أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. (أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ) فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، تو اس میں مجھے برکت دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما خواہ وہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔‘‘ فرمایا: اور (پھر) اپنی حاجت کا نام لے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. فَضْلُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

﴿نمازِ حاجت کی فضیلت﴾

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ لِيَقُلْ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ٢/ ٣٤٤، الرقم: ٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/ ٤٤١، الرقم: ١٣٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٦٦، الرقم: ١١٩٩۔

الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾.

زَادَ ابْنُ مَاجَه: ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ بِأَسَانِيْدِهِمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی سے کوئی کام ہو، اُسے چاہیے کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے، پھر کہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْکَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے کسی گناہ کو بخشے بغیر، میرے کسی غم کو دور کئے بغیر اور میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! (رحم فرما)۔‘‘

’’امام ابنِ ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پھر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز مانگے تو وہ اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام حاکم نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبُصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّي رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضَى، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: (نماز کے بعد) یہ دعا کرنا: **﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضَى، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾** ’’اے اللہ! میں نبیِ رحمت (حضرت) محمد ﷺ کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ)! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١١٩، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠-١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤-١٠٤٩٥، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨-٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠-١٩٠٩-١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩.

پیش کرتا ہوں کہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. فَضْلُ صَلَاةِ التَّوَسُّلِ

﴿نمازِ توسّل کی فضیلت﴾

١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ﷜ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى، اَللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف ﷜ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی

١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ١١٩، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠_١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤_١٠٤٩٥، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨_٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاکم في المستدرک، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠_١٩٠٩_١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الکبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الکبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩_

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: (نماز کے بعد) یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَی رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَی، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ''اے اللہ! میں نبیٔ رحمت (حضرت) محمد ﷺ کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ)! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں کہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار کی شفاعت قبول فرما۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. فَضْلُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُتِ

﴿گھر میں نفلی نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

١. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ، فِي بُيُوْتِکُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَکْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، کیونکہ افضل یہ ہے کہ آدمی فرض نمازوں کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: ما يکره من کثرة السؤال وتکلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٥٨، الرقم: ٦٨٦٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب الصلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ١/٥٤٠، الرقم: ٧٨١، والنسائي في السنن، کتاب: قيام الليل، باب: الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلک، ٣/١٩٧، الرقم: ١٥٩٩۔

٢. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ لے تو وہ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھر پڑھنے کے لیے بھی رکھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نمازوں کی وجہ سے اس کے گھر میں بہتری پیدا کر دے گا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو موسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا أَفْضَلُ:

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته، ٥٣٩/١، الرقم: ٧٧٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٧٠/٣، الرقم: ٤٨٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦٠/٢، الرقم: ٦٤٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٥/٣، الرقم: ١٤٤٣١.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته، ٥٣٩/١، الرقم: ٧٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٠١/١، الرقم: ٥٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٢٩١/١٣، الرقم: ٧٣٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣٥/٣، الرقم: ٨٥٤.

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في التطوع في البيت، ٤٣٩/١، الرقم: ١٣٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٢/٤، الرقم: ١٩٠٢٩، —

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اَلصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: گھر میں ادا کی گئی نماز افضل ہے یا مسجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا نزدیک ہے، اس کے باوجود فرض نماز کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤١١، الرقم: ٣٩٣٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥م١٧٢، الرقم: ٧٨٦٤۔

www.MinhajBooks.com